ادارہ معارفِ نعمانیہ
شاد باغ لاہور پاکستان

اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
محدثِ کبیر جانشین صدر الشریعہ حضرت علامہ
ضیاء المصطفیٰ امجدی قادری دامت برکاتہم العالیہ
ادارہ معارفِ نعمانیہ لاہور

# اختیاراتِ مصطفیٰ

محدث کبیر جانشین صدر الشریعہ حضرت علامہ **ضیاء المصطفیٰ امجدی قادری** دامت برکاتہم العالیہ

ادارہ معارفِ نعمانیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بفیضان کرم شیخ الاسلام المسلمین نبیرہ اعلیٰحضرت حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا

**مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری** دامت برکاتہم العالیہ

سلسلہ اشاعت نمبر 136

| | |
|---|---|
| نام کتاب | اختیارات مصطفیٰ ﷺ |
| تصنیف | محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری دامت برکاتہم العالیہ |
| سن اشاعت | مارچ 2006ء صفر المظفر 1426ھ |
| صفحات | 32 |
| شرف اشاعت | ادارہ معارف نعمانیہ لاہور / رضوی فاؤنڈیشن پاکستان |
| تعداد | 1100 |
| ہدیہ | دعائے خیر بحق معاونین |

**نوٹ**: بیرون جات کے شائقین مطالعہ 12 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر طلب فرمائیں۔

**ملنے کا پتہ**

ادارہ معارف نعمانیہ / رضوی فاؤنڈیشن پاکستان

323 مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ۔ شاد باغ لاہور

ای میل ایڈریس rizvifoundation@hotmail.com

بسم اللـــه الرحمـن الرحيـم

اَلْحَمْدُ لِلّٰــهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلَّذِیْ اَبْدَ عَ الاَ فْلَاكَ وَالْاَرَضِيْنَ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ الرَّزَاقُ ذُوالْقُوَّةِالْمَتِيْنُ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَلَّذِیْ اَرْسَلَهٗ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَلَّذِیْ اَفَاضَ عَلَيْنَا اَنْوَارَ الْهِدَا يَةِ وَالْحَقِّ وَالْيَقِيْنِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنُ۔

اَمَّـابَعْـــدُ:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُـــهٗ مِنْ فَضْلِــــهٖ۔ (۱)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ وَصَدَ قَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِيْمُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَكْمَلُ التَّسْلِيْمْ۔

ایک بار نہایت عقیدت واحترام کیساتھ رسول اکرم، نور مجسم، ہادیٔ سبل، رحمت کل، سید نا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بار گاہ رحمت پناہ میں درود پاک کانذرانہ محبت پیش کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ۔

رفیقان گرامی اور عزیزان ملت اسلامیہ! آج مجھے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اختیارات وتصرفات پر گفتگو کرنے کا موقع دیا گیا ہے

---

(۱) پارہ ۱۰ رکوع ۱۶ سورہ توبہ

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اختیارات وتصرفات، ایک ایسا موضوع ہے جسکے اوپر عہد رسالت سے لیکر عصر حاضر تک امت اسلامیہ کا اتفاق رہا ہے لیکن آج کچھ لوگوں نے اپنے ذہن وفکر سے جب یہ عقیدہ وضع کرلیا کہ ایک نبی عام انسان کے جیسا ہوتا ہے۔ تواسنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عام انسانوں جیسے اختیارات اور انھیں جیسی قوت وتصرفات کا اعلان کردیا ۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن عظیم میں اور احادیث نبویہ میں اور اسلاف کے عقائد وفکر میں دلائل کا ایک سیل رواں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے خلیفۂ اعظم ہیں اور اسکے نائب مطلق ہیں اور یہ خلافت ونیابت اسی وقت اپنے حق کو پہونچ سکتی ہے جب کہ رب قدیر جل جلالہ کے صفات کا بھرپور جلوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نمایاں ہو تو یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ یہ عقیدہ صرف بریلی کی پیداوار ہے۔ بلکہ میں تو یہ دیکھتا ہوں کہ اس عقیدے کی تعلیم ہمیں قرآن نے دی۔ اور اس عقیدے کی تلقین رسول اکرم ﷺ نے ہمکو کی۔ اور اس عقیدے پر قیام واستحکام کا جو ایک سلسلۂ لامتناہی ہمارے سامنے نظر آتا ہے۔ وہ صحابۂ کرام اور ہمارے اسلاف سے اب تک چلا آرہا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آج احادیث نبویہ کی روشنی میں اس سلسلے میں تھوڑی سی گفتگو کروں۔ لیکن اس گفتگو سے پہلے میرا خیال یہ ہیکہ ذہنوں کو قریب کرنے کیلئے آپکے تھوڑے سے حالات کا جائزہ لینے کیلئے ایک تمہید پیش کردوں تو بات بہت جلد ذہن میں اتر جائے گی پہلے ایک بار درود پاک پڑھیں تاکہ ہماری اور آپ کی گفتگو آگے بڑھ سکے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ........

عزیزان ملت! ہم میں سے کون ایسا نہیں ہے کہ جسکو اللہ تبارک وتعالی نے جسمانی طور پر قوتیں اور توانائیاں عطانہ کیں ؟ اور ان قوتوں کا اظہار بظاہر خود ہماری ذات سے نہ ہوتا ہو؟ مثلاً اللہ تبارک وتعالی نے ہمارے ہاتھوں میں ایک قوت رکھی ہے جس سے ہم کسی گرتے ہوئے کا سہارا بھی بن جاتے ہیں۔ اوراس قوت سے ہم کسی کا گلا بھی دبادیتے ہیں۔اس قوت سے ہم دستگیری بھی کرتے ہیں۔اوراس قوت سے ظلم کے پہاڑ بھی توڑتے ہیں۔اسی طرح اللہ تبارک وتعالی نے ہماری زبان میں ایک قوت رکھی ہے جس سے امر بالمعروف نہی عن المنکر کا کام لیتے ہیں۔اور اسی سے ہم لوگوں کو گالیاں بھی دے سکتے ہیں۔اور دعائیں بھی دے سکتے ہیں۔اسی طرح اللہ تعالی نے ہمارے جسم کے باہر بھی کچھ طاقت رکھی ہے ان طاقتوں کا ایک بہت ہی عظیم سلسلہ رواں دواں ہے آپ اگر غور فرمائیں تو کیا ہمارے گرد دولتوں کا انبار نہیں ہوتا؟ اور وہ دولتیں ہماری قوت بنا کرتی ہیں۔ ہماری عزت اور شوکت بنا کرتی ہیں۔ مثلا ہماری جیب میں اگر پیسے ہیں تو ایک غریب ایک مسکین اور ایک یتیم کی مدد بھی اس سے کر سکتے ہیں۔اور جیب میں پیسے ہیں تو ہم اس سے جوا بھی کھیل سکتے ہیں۔ سنیما بازی بھی کر سکتے ہیں سود کے کاروبار میں بھی اسکو لگا سکتے ہیں۔ جیب میں پیسے ہیں تو مظلوموں کی دستگیری بھی کر سکتے ہیں۔ تو یہ پیسے اور یہ دھن دولت بھی انسان کی ایک قوت ہیں یہ ساری قوتیں رکھتے ہوئے بھی آپ مجھے یہ بتائیں کہ کیا دین کے بارے میں کچھ اختیار رکھتے ہیں ؟ آپ اپنی قوتوں سے دنیا کے معاملے میں بہت سارا کام انجام دے سکتے ہیں۔اپنی قوتوں کیوجہ سے آپ لوگوں کی دستگیری بھی کر سکتے ہیں کسی کے گھر میں آگ بھی لگا سکتے ہیں۔

کسی کے جلتے ہوئے خرمن کی آگ بجھا سکتے ہیں۔ مگر آپ مجھ کو یہ بتا سکتے ہیں کہ اپنی کسی قوت سے دین کے اندر بھی کوئی تصرف کر سکتے ہیں؟ کسی حلال کو حرام قرار دیدیں۔ کسی مستحب کو فرض قرار دیدیں۔ کسی فرض کو جائز کے درجے میں رکھدیں۔ یہ آپکے اختیار سے باہر ہے۔ دنیا کا بڑا سے بڑا طاقتور انسان بھی دنیاوی معاملات میں کتنی ہی طاقت کیوں نہ رکھتا ہو۔ مگر دین کے معاملے میں بے بس اور مجبور نظر آتا ہے مگر ہم کو یہ کہہ لینے دیا جائے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیاوی اختیارات کیا ہوں گے۔ وہ تو بعد میں دیکھوں گا دین میں وہ اختیارات ہیں کہ قرآن فرماتا ہے۔ "مَآ اٰتٰکُم الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا"۔ (۱)

رسول جو دیدیں وہ لے لو رسول جس چیز سے روک دیں باز آجاؤ، نبی کے وہ اختیارات ہیں کہ اللہ نے اسطرح سے نہ فرمایا کہ رسول کے روکنے اور رسول کے حکم دینے کا کوئی اعتبار نہیں ہے اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ جب میری طرف سے میرا حوالہ دے کر میرا حکم دیں تو مانا جائیگا۔ بلکہ ڈائرکٹ اسطرح کی بات کی گئی کہ رسول جو دیدیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے باز آجاؤ۔ اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اللہ نے اپنے رسول کو دین کے معاملے میں اپنا خلیفہ مطلق بنایا اپنا نائب اعظم بنادیا۔ اب رسول جس چیز کو چاہیں حلال کریں اور جس چیز کو چاہیں حرام کریں۔ یہی وجہ ہے کہ بخاری شریف و مسلم شریف اور حدیث کی دوسری کتابوں میں صراحت ملتی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر دین میں اختیارات کا

(۱) پارہ ۲۸ رکوع ۴ سورۂ حشر

اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے مکے کو حرم بنایا ہے۔ "لَا یُعْضَدُ شَوْکُھَا وَ لَا یُنَفَّرُ صَیْدُھَا وَ لَا یَلْتَقِطُ لُقْطَتھَا اِلَّا مَنْ عَرَّفَھَا وَ لَا یُخْتَلیٰ خَلَالُھَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا الْاِ ذْخِرْ فَاِنَّہٗ لِقَینِھِمْ وَلِبُیُوْتِھِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرْ "(۱) اللہ نے مکہ کو حرم بنایا ہے کہ یہاں کا کوئی کانٹا بھی نہ توڑا جائے یہاں کے درخت نہ کاٹے جائیں اور یہاں کی گھاس نہ اکھیڑی جائے تو حضرت سیدنا عباس بن عبدالمطلب یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے چچا کھڑے ہو گئے عرض کرتے ہیں۔"یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. اِلَّاالْاِذْخِرُ فَاِنَّہٗ لِبُیُوْتِنَا وَلِقُبُوْرِنَا وَلِصَاغَتِنَا" یا رسول اللہ اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت دیدی جائے۔ اسلئے کہ وہ ہمارے گھروں کے چھپر بنانے کے کام آتی ہے قبروں میں جب مردوں کو لٹایا جاتا ہے تو تختے پر اس کو لگایا جاتا ہے۔ اور جب کوئی سونے کا کاروبار کرنے والا سنار اپنا سونا پگھلاتا ہے تو اس میں استعمال کرتا ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اسکی اجازت دیدی جائے۔ میرے آقا نے فرمایا"اِلَّا الْاِذْخِرُ اِلَّا الْاِذْخِرْ" ہاں اجازت ہے اذخر گھاس کی اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت ہے۔

غور فرمایئے کہ ایک طرف تو میرے آقا نے یہ فرمایا تھا کہ کوئی کانٹا یہاں کا نہ توڑا جائے، کوئی درخت نہ کاٹا جائے، کوئی گھاس نہ اکھیڑی جائے، گویا ہر خودرو درخت گھاس کٹیلا وغیرہ کاٹنا حرام فرمادیا مگر دوسری طرف جب حضرت عباس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اذخر گھاس کاٹنے کو حلال کرنے کی درخواست کی تو میرے آقا نے یہ نہ کہا کہ یہاں پر میرا اختیار سلب ہو گیا۔ میرا کوئی اختیار کام نہیں کرتا اللہ کا یہی حکم ہے۔ اسی نے مکے کو حرم بنایا ہے۔ وہ اگر جائز کرے گا تو جائز ہو گا۔ ورنہ نہیں بلکہ میرے آقا نے فرمایا

(۱) بخاری جلد اول ص ۲۱۶ مسلم جلد اول ص ۴۳۸۔۴۳۹ (۲) ابو داود ص ۲۷۶ باب تحریم مکہ

جاؤاذخر گھاس کاٹنے کی اجازت ہے۔ اس سے یہ سمجھ میں آگیا کہ میرے آقا رسول اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے حلال اور حرام کے بارے میں یہ اختیار دیدیا ہے۔ کہ جس چیز کو چاہیں حلال کریں اور جس چیز کو چاہیں حرام فرمادیں۔ پڑھئے درود پاک اللھم صلی علی سیدنا.......................

پھر آپ آگے بڑھیں ایک موقع پر میرے آقا رسول اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی فرضیت کا اعلان کیا۔ مشکوۃ شریف کتاب المناسک، مسلم شریف کتاب الحج اور نسائی شریف کی حدیث آپ ملاحظہ فرمائیں۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا "یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ" اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمھارے اوپر حج فرض کردیا ہے۔ جو حج کی استطاعت رکھتا ہے اسکے اوپر حج فرض ہے یہ اعلان ہوا تو رسول اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت اقرع ابن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے عرض کرتے ہیں یارسول اللہ" اَفِیْ کُلِّ عَامٍ "(۱) یارسول اللہ کیا حج ہر سال کرنا پڑے گا؟ جیسے ہر سال ہمیں زکوۃ دینی پڑتی ہے ہر سال ہمیں قربانی کرنی ہوتی ہے کیا یارسول اللہ اسی طرح سے حج بھی ہر سال کرنا پڑے گا؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ "لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ وَمَا اسْتَطَعْتُمْ "(۲) اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں تو ہر سال کیلئے فرض ہو جاتا۔ اور تم طاقت نہیں رکھ پاتے کہ ہر سال اس حج کو ادا کر سکو اس سے سمجھ میں آتا ہے کہ میرے سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک طرف تو یہ

---

(۱) مشکوۃ شریف ص ۲۲۱ فصل ثانی کتاب المناسک و مسلم شریف جلد اول ص ۴۳۲

(۲) مسلم شریف جلد اول ص ۴۳۲ کتاب الحج

اعلان فرمارہے ہیں کہ اے لوگو! اللہ تعالی نے تمہارے اوپر حج کو فرض کیا ہے ،اور دوسری طرف یہ بھی فرمارہے ہیں کہ تم نے ہر سال کے حج کی فرضیت کا سوال کیا ہے تو اگر میں ہاں کہدوں تو ہر سال فرض ہو جائے گا، اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اگرچہ حج کو اللہ نے فرض کیا ہے مگر اس کی فرضیت کس انداز کی ہوگی ہر سال کیلئے رہے گی یا زندگی میں ایک سال کیلئے رہے گی یہ اختیار پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو عطا کر دیا ہے۔ اسلئے میرے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر میں کہدیتا ہاں تو ہر سال فرض ہو جاتا یہ نہیں فرمارہے ہیں کہ اللہ نے جیسا فرض کیا ہے ویسا ہی فرض رہے گا اس نے ایک سال کا فرض کیا ہے یا ہر سال کا فرض کیا ہے، اسلئے ویسا ہی رہے گا بلکہ اپنی بات کی طرف اشارہ کر کے یہ بتارہے ہیں کہ اللہ نے دین کے اس مسئلہ میں مجھکو صاحب اختیار بنایا ہے ،اسطرح آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اختیارات کو دیکھنا چاہیں تو ایک لمبی فہرست نظر آئے گی۔

میں یہاں اجمالاً چند باتوں کو ذکر کرنا چاہتا ہوں یہ دو حدیثیں میں نے آپ کے سامنے ذکر کیں انھیں ذکر کر کے یہ میں نے واضح کر دیا کہ ان حدیثوں میں میرے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پوری امت کیلئے ایک آسانی اپنی طرف سے عطا فرمائی مگر میں آپکو یہ بھی بتاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ نے اتنا ہی اختیار نہ دیا تھا کہ حکم میں جو چاہیں چھوٹ دید یں یا اس میں فرضیت کا حکم لگا دیں تو یہ ساری امت کیلئے برابر ہوا کریگا بلکہ میرے سرکار کو یہ بھی اختیار ہے کہ ایک امتی کے لئے ایک حکم اور دوسرے کیلئے الگ حکم بھی رکھیں اس شان کی خصوصیت میرے پیارے نبی کو حاصل

ہے، اور ایسا اس لئے ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دین میں مکمل با اختیار بنا کر بھیجا تھا چنانچہ حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث بخاری، مسلم اور صحاح ستہ کی دیگر کتابوں میں پایئے گا فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھ کر خطبہ دیا، خطبے میں فرمایا جن لوگوں نے ہمارے طریقے پر نماز پڑھ کر نماز کے بعد قربانی کی تو اسکی قربانی ٹھیک ہو گئی "فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينْ" (۱) اور فرمایا کہ جس شخص نے پہلے قربانی کر دی اور بعد میں نماز پڑھی "تِلْكَ شَاةُ لَحْم" (۲) وہ گوشت کھانے کی ایک بکری ہوئی قربانی نہ ہو سکی حضرت سیدنا ابو بردہ ابن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً کھڑے ہو گئے۔

عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ آج کھانے پینے کا دن ہے اللہ کی طرف سے ہم بندوں کی مہمان نوازی کا دن ہے اسلئے میں نے پہلے ہی اپنی قربانی کر دی اور میں نے اپنے بھوکے پڑوسیوں کو بھی گوشت کھلا دیا اور اپنے گھر میں بال بچوں کو بھی کھلا دیا اور خود بھی کھا کر کے نماز پڑھنے کیلئے آرہا ہوں۔ میرے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں "تِلْكَ شَاةُ لَحْم" (۳) اے ابو بردہ ابن نیار تمہاری قربانی نہ ہوئی وہ گوشت کھانے کی ایک بکری ہو گئی۔ وہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ اب تو میرے پاس قربانی کے لائق کوئی جانور نہیں ایک بکری کا چھ مہینے کا بچہ ہے موٹا اور فربہ ہے مگر یا رسول اللہ صرف چھ مہینے کا بچہ ہے اب میں کیا کروں ؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "فَضَحِّ بِهَا وَ لَاتُجْزِئ جِذْعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ" (۴) جاؤ تم اسکی قربانی کر دو

---

(۱) بخاری جلد ثانی کتاب الاضاحی ص ۸۳۲ (۲) مسلم جلد ثانی ص ۱۵۴ کتاب الاضاحی

(۳) نسائی جلد ثانی ص ۲۰۴ (۴) نسائی ثانی ص ۲۰۴ و مسلم شریف جلد ثانی ص ۱۵۴

تمھاری قربانی تواس سے ہو جائے گی اور کوئی دوسرا شخص اس عمر کے جانور کی قربانی کرے تو نہ ہو گی سبحان اللہ.........

ذرا دیکھو تو سہی میرے آقا جب نوازنے پر آتے ہیں تو اپنے ایک صحابی کو جو سب سے اونچے درجے کے صحابی نہیں مگر جب ان کو نوازنے پر آگئے تو یہ خصوصیت عطا کر دی کہ چھ مہینے کے بکری کے بچے کو آپ قربانی کرنا چاہو تو کر لو مگر دوسرا کوئی کرے گا تو قربانی نہ ہو گی اس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ اللہ نے میرے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کے معاملے میں وہ اختیار عطا کیا ہے کہ اگر چاہیں تو ایک حکم اپنے ایک امتی کیلئے خاص کر دیں اور ساری امت کے لئے الگ طرح کا حکم رکھیں اسی لئے چھ مہینے کے بکری کے بچے کی اگر کوئی آدمی قربانی کرے تو اسکی قربانی نہ ہو گی امت کا کتنا ہی بڑا بزرگ کیوں نہ ہو مگر یہ خصوصیت میرے آقا نے ابو بردہ کو عطا فرمادی، ذرا سوچو دین کے معاملے میں جب ہمارے مصطفےٰ کا یہ اختیار ہے تو دنیا کے معاملے میں کتنا بڑا اختیار ہو گا اسلئے ہم کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے دین میں تصرف کرنے کے معاملے میں ساری دنیا کو مفلوج اور بے اختیار کر کے یہ بتادیا ہے کہ میرے پیارے محبوب کے اختیارات کو سمجھنا ہو تو دین کے معاملے میں ذرا غوطہ زنی کر کے دیکھو میرے پیارے حبیب کے اختیارات کھل کر سامنے آئیں گے پھر تم کو یہ بھی سمجھ میں آجائے گا کہ جس جگہ تمہارے اختیارات مفلوج اور بے بس نظر آتے ہیں جب وہاں ان کے اختیار کی یہ شان ہے تو جہاں تم با اختیار نظر آتے ہو گے وہاں پر میرے محبوب کے اختیارات کی کیا شان ہو گی اسکا تم کیا اندازہ کر سکتے ہو؟ پڑھئے درود پاک.......................... اللھم صل علی سیدنا محمد.........................

رفیقان گرامی! اللہ کی تعلیم کے اسی اشارے کی وجہ سے صحابۂ کرام کی زندگی کا جب ہم جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی ہر مشکل، ہر ضرورت اور ہر مصیبت کے موقع پر بلکہ بیماریوں میں دشمنوں کے مقابلے میں دنیا کی حاجتوں آخرت کی ضرورتوں میں غرض کہ ہر موقع پر رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی فریادیں لیکر دوڑتے تھے اور ایک بار بھی میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے یہ نہیں کہا کہ اے لوگو! یہ کیا کر رہے ہو پہلے تم اپنی فریادیں لیکر بتوں کے پاس جاتے تھے اب بھی تم غیر اللہ کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلائے چلے آتے ہو میرے آقا نے کبھی بھی اپنے صحابہ کو اس طرح سے نہ کہا بلکہ میرے آقا ان کی ضرورتیں پوری کر کے ان کے اس عقیدے کو اور استحکام عطا کرتے تھے۔

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشئی رحمت کا قلمدان گیا

اسی لئے میرے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے صحابۂ کرام میں یہ اعلان کر دیا تھا کہ " اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰہُ یُعْطِیْ " (۱)

میں اللہ کی نعمتوں کو بانٹا کرتا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔ اس کا معنی یہ ہوا کہ دین تو اللہ کی عطا ہے مگر اللہ کی عطائیں بغیر میرے ہاتھ کے کسی کو نہیں مل سکتی ہیں۔ اسی لئے تو میرے آقا نے یہ فرمایا کہ میں ہی بانٹتا ہوں "انما انا قاسم" میں ہی بانٹتا ہوں اور اسی سے ہم نے یہ سمجھا۔

---

(۱) بخاری جلد اول ص ۱۶ او مسلم شریف و مشکوۃ شریف

آسماں خواں زمین خواں زمانہ مہماں
صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

اسی لئے صحابۂ کرام رسول اکرم سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی ضرورتیں لیکر آرہے ہیں۔ یہ لیجئے "بخاری شریف جلد اول کتاب العلم" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے اور اسی میں دوسری جگہ باب المعجزات میں امام بخاری نے بھی اس حدیث کو تخریج کیا۔ جو اسطرح ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حدیثیں بہت زیادہ سنا کرتا تھا مگر اس کے باوجود میں حدیثوں کو بھول جایا کرتا تھا۔ ایک بار بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپکی حدیثیں بہت سنا کرتا ہوں۔ مگر سب بھول جایا کرتا ہوں۔ میرے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا کہ تم خمیرہ گاؤزبان استعمال کرو۔ اور خمیرہ آبریشم استعمال کرو، یا کسی ڈاکٹر کی طرف رجوع کرو، کسی معالج کی طرف رجوع کرو بلکہ میرے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یوں ارشاد فرماتے ہیں "اُبْسُطْ رِدَائَكَ" (۱) اے ابو ہریرہ اپنی چادر پھیلاؤ، حضرت ابو ہریرہ نے اپنی چادر پھیلادی چادر پھیلانے کا رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کیوں حکم دیا؟ اسی لئے تو حکم دیا کہ ابو ہریرہ آج میں جو دوں گا وہ اتنا ہوگا کہ تمہاری مٹھیوں میں نہ سما سکے گا تمہارے دامن میں نہ آسکے گا تمہاری جھولی میں نہ آسکے گا۔ اسلئے اپنی پوری چادر پھیلادو۔ حضرت ابو ہریرہ نے چادر پھیلادی۔ اور میرے آقا صلی

(۱) بخاری جلد اول کتاب المناقب باب سوال المشرکین الخ ص ۵۱۴-۵۱۵

بخاری جلد اول کتاب العلم ص ۲۲

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں خالی ہاتھوں کو ملا کر چادر میں انڈیل دیا اور فرمایا "ضُمَّـــهُ اِلٰی صَـــدْرِكَ يَـا اَبَـا هُـرَيْـرَةَ" (۱) ابو ہریرہ اپنی چادر سمیٹ کر اپنے سینے سے لگالو۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں میں نے چادر کو اپنے سینے سے لگالیا اور اسکے بعد میرے سینے کے اندر وہ انقلاب برپا ہوا ہے کہ "مَـانَسِيْـتُ بَعْـدُ شَيْئًـا سَمِعْتُـهُ عَنْ رَسُـوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰـهُ تَعَالٰی عَلَيْـهِ وَسَلَّـمَ" (۲) اس روز سے لے کر آج تک رسول پاک سے سنی ہوئی کوئی حدیث بھی نہ بھولا۔ میں یہ ترجمہ نہیں کرتا ہوں کہ میں رسول اللہ کی ایک حدیث نہ بھولا یہ غلط ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں یہ فرمایا گیا "مَانَسِيْـتُ بَعْـدُ شَيْئًـا" اس روز سے میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہوئی چیز میں سے کچھ نہیں بھولا ایک زبر یا ایک زیر بھی نہیں بھولا۔

ایک لفظ نہیں بھولا، انداز بیان تک نہیں بھولا، نشیب و فراز تک نہیں بھولا، یہ شان ہے سرکار کی کہ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانہ علم بھی دے رہے ہیں اور قوت حافظہ بھی عطا کر رہے ہیں عنایات و عطیات کا انداز بتا رہا ہے کہ میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ نے کیسا با اختیار بنا دیا ہے اور یہ بھی تو دیکھیں کہ عطا کا انداز کیا ہے ؟ میرے آقا کے ہاتھوں میں کچھ نہیں ہے اور ابو ہریرہ کی چادر میں بھی کچھ نظر نہیں آتا مگر عطائیں وہ ہیں کہ سبحان اللہ اب ابو ہریرہ یہ نہیں کہتے یا رسول اللہ نہ آپکے ہاتھ میں کچھ نظر آیا اور نہ میری چادر میں کچھ نظر آیا تو میں کس لئے اس کو سینے سے لگاؤں؟ کیوں نہیں کہتے یہ ؟ اس وجہ سے کہ ابو ہریرہ جان رہے ہیں کہ

(۱) بخاری جلد اول کتاب المناقب ص ۵۱۴۔۵۱۵ (۲) ایضا

رسول اللہ کی عطاؤں کیلئے نظر آنا کوئی ضروری نہیں ہے۔بلکہ رسول جہاں پر ظاہری چیزوں کو تقسیم فرماتے ہیں وہیں باطنی چیزوں کو بھی تقسیم فرماتے ہیں۔آج لوگوں میں جھگڑا ہے کہ رسول غیب جانتے تھے کہ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جاننے کی بات بعد میں کر لینا یہاں یہ دیکھو کہ رسول غیب بانٹتے ہیں کہ نہیں اس طرح غیب تقسیم فرمارہے ہیں کہ ابوہریرہ بھی لے رہے ہیں اسی لئے ہم کہا کرتے ہیں۔

مالک کونین ہیں گوپاس کچھ رکھتے نہیں

دوجہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

میرے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی یہ دست کرم والی عطائیں ہیں اور اسطرح کی دست کرم کی عطاؤں کا وہ سیل رواں آپکو نظر آئے گا کہ ایمان میں تازگی اور عقیدے میں بالیدگی پیدا ہو جائیگی آیئے حدیثوں کا ذرا گہری نظر سے مطالعہ کیجئے تو سمجھ میں آجائیگا اور عطاؤں کا انداز بھی الگ الگ نظر آئیگا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے جسکو ابوداؤد، ابن ماجہ اور ترمذی وغیرہ نے تخریج کیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کا قاضی اور جسٹس بنادیا اور فرمایا کہ علی تم یمن جاؤ اور وہاں پر لوگوں کے اختلافات اور مقدمات کے فیصلے کرو۔

حضرت علی کہتے ہیں یارسول اللہ میں ایک نوجوان آدمی ہوں "وَ اِنِّیْ لَا اُعْلَمُ کَثِیْرًا مِنَ الْقَضَاءِ" (۱) میں قضاو ججمنٹ کے نشیب و فراز کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا ہوں۔یارسول اللہ جب مجھے زیادہ نہیں معلوم ہے مہارت نہیں ہے تو مجھے یہ عہدہ کیوں عطا کیا جارہا ہے؟ مطلب یہ ہے کہ

(۱) ابن ماجہ ابواب الاحکام ص ۱۶۷ ابوداؤد کتاب القضاء ص ۵۰۴

یارسول اللہ یہ عہدہ ایسا عہدہ ہے کہ جس کیلئے تجربہ کار آدمی کا انتخاب کیا جائے۔ میرے آقا نے یہاں پر یہ نہیں کہا کہ اے علی! تم یہ صلاحیت نہیں رکھتے ہو لہذا تم کو عہدہ نہ دیکر دوسرے کو دیدیتا ہوں بلکہ میرے آقا نے ان کے سینے پر ایک گھونسا لگایا۔ اورر فرمایا" اَللّٰھُمَّ اِھْدِ قَلْبَہٗ " (۱) اے اللہ ان کی رہبری فرما حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" فَمَا شَکَکْتُ بَعْدُ فِیْ قَضَاءٍ بَیْنَ اِثْنَیْنِ " (۲) اس روز سے آج تک مجھ کو کبھی کسی معاملے میں کوئی شک نہ ہوا۔ اور مشکل سے مشکل مسئلہ در پیش ہوا مگر میں نے اسکو آسانی کے ساتھ حل کردیا۔ بات کیا ہے کہ میرے آقا نے علی کے سینے پر جو گھونسا مارا تو سینے کے اندر علم کا سمندر موج مارنے لگا عطاؤں کا یہ انداز۔ اللہ اکبر! اس لئے ہم کہا کرتے ہیں :

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

یہاں ہم آپکو ایک نکتے کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہم بھی اپنے طلبہ کو سبق یاد نہ ہونے کے موقع پر کبھی ایک آدھ تھپڑ اور ایک آدھ گھونسا لگا دیتے ہیں مگر اس کا نتیجہ یہ نظر آتا ہے کہ جو یاد ہو وہ بھی غائب ہو جایا کرتا ہے۔ مگر بارگاہ مصطفےٰ کی شان عجیب و غریب نظر آرہی ہے کہ علی کو جو بات معلوم نہ تھی میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھونسے میں ان کو اسکا علم عطا کردیا جو ان کو معلوم تھا وہ تازہ ہو گیا اور جو نہیں معلوم تھا وہ بھی معلوم ہو گیا جیسا کہ حضرت علی خود کہتے ہیں کہ "فَمَا شَکَکْتُ بَعْدُ فِیْ قَضَاءٍ بَیْنَ اِثْنَیْنِ ۳؎ کہ اس کے بعد سے لیکر آج تک

(۱) ابوداؤد کتاب القضاء ص ۵۰۴ (۲) ابن ماجہ ابواب الاحکام ص ۱۶۷ ۳؎ ایضاً

مشکل سے مشکل مقدمے میں مجھکو کوئی شبہ اور کوئی بھی وسوسہ نہ ہو سکا۔

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست کرم کے توسط سے علم قضاء کا وہ خزینہ بے پایاں عطا فرمایا کہ حضرت علی کے بارے میں سارے صحابہ کو اپنی جگہ پر اعتماد تھا۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو منصب قضاء میں ایک امتیازی شان عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب مشکل سے مشکل مقدمہ آجاتا اور حضرت علی نہ ہوتے تو اس وقت وہ اللہ کی پناہ مانگتے "كَانَ عُمَرُ ابنُ الْخَطَّابِ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِن مُّعْضِلَةٍ لَيْسَ فِيهَا أَبُوْ حَسَنٍ" (۱) اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی یہ احساس تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست کرم کے توسط سے ان کو خزینہ علم اور قضاء میں وہ مہارت عطا فرمادی ہے کی حضرت علی سارے صحابہ میں امتیازی شان رکھتے ہیں۔ ذرا سوچئے............کہ یہ امیر المومنین عمر فاروق ہیں جن کا دبدبہ علمی اور جن کی شوکت تدبیر کا آج تک سکہ چل رہا ہے اپنے تو اپنے جو غیر ہیں وہ بھی ان کی علمی وسعت فکری قوت کے معترف ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول پاک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس عطائے مخصوص کا یہاں پر اعلان کر رہے ہیں۔ حضرت علی کے بارے میں منصب قضاء کی خصوصیت کا اعتراف کرتے ہیں۔ پڑھئے درود پاک

---

(۱) تاریخ الخلفاء ص ۱۷۱

علم کی عطائیں تواس طرح میرے آقا کی بارگاہ سے بہت سارے صحابۂ کرام کو ملی ہیں۔میں یہاں پر جستہ جستہ چند حدیثوں کے ذریعے سے آپکو تھوڑے سے وقت میں بتادینا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں ہر قسم کی عطاؤں کو تقسیم فرمایا کرتے تھے چنانچہ میں آپ کو ایک ایسا واقعہ بخاری شریف کتاب المغازی سے نقل کر کے بتا رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے موقع پر سارے صحابۂ کرام میں اعلان فرمادیا تھا کہ اے صحابہ!تم خندق کو تیار کرو مدینے کے گرد خندق تیار ہونے لگی سارے صحابہ اس میں لگ گئے۔اور حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ خندق کے بیچ میں ایک لمبی چوڑی بڑی ہی سخت چٹان پڑ گئی صحابہ اسکو توڑتے توڑتے تھک گئے اور جب ہر طرح سے عاجز آگئے تو بارگاہ رسالت میں آکر عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ایک ایسی زبردست چٹان بیچ خندق میں پڑ گئی ہے کہ اگر ہم اس کو نہ توڑیں تو پھر دشمن اسی چٹان کو پل بنا کر مدینے میں داخل ہو جائیگا اور اس کے توڑنے کا ہمیں کوئی راستہ نہیں نظر آتا۔غور کیجئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہیں فرماتے ہیں کہ میں تمہارے ہی جیسا بشر ہوں جب تم توڑنے سے عاجز آگئے تو میں کیا توڑوں گا۔ بلکہ میرے آقا کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہونے کے بعد فرماتے ہیں چلو دکھاؤ وہ چٹان کہاں ہے؟ میرے آقا خندق میں تشریف لائے اور وہ چٹان دیکھی حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اکرم سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم چٹان کے قریب تشریف لائے تیشہ اپنے دست کرم میں لیا اور ایک مرتبہ

مارا اس کے بعد حضرت جابر کے الفاظ میں سماعت کریں فرماتے ہیں
" فَاَخَذَالْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ اَوْ اَهْيَمَ فقلتُ یارسولَ اللهِ ائذَنْ لِی الی البیتِ فقلتُ لِامرأتی رائیتُ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً مافی ذلک صبرٌ(١)
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹان کے اوپر ایک تیشہ مارا تو پوری چٹان بالو کی طرح اڑ گئی ریت بن گئی تو اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازوؤں میں وہ قوت تھی کہ جہاں پہ سارے صحابہ کی قوتیں جواب دے جائیں وہاں پر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ سامنے آجاتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ ہماری قوت وہاں سے شروع ہوتی ہیں جہاں پر ساری قوتیں ختم ہو جایا کرتی ہیں۔ اسلئے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے مارنے کا ایک اعجاز اس اعتبار سے بھی قابل غور ہے کہ ہم بھی جب کسی پتھر یا کسی اینٹ کو توڑا کرتے ہیں تو جس جگہ ہتھوڑا پڑتا ہے وہاں تو ریزے بن جایا کرتے ہیں۔ مگر اس کے ارد گرد ریزے اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نظر نہیں آتے ہیں۔ لیکن میرے آقا کا تیشہ چٹان پر ایک جگہ پڑا ہے اور پوری چٹان ریت بن گئی ہے۔ اس بات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ میرے آقا کی ضرب جگہ کے اعتبار سے کام نہیں کرتی ہے بلکہ جہاں تک کہ نیت فرماتے ہیں وہاں تک کام کرتی ہے انکے ارادوں کے اعتبار سے کام ہوتا ہے یہ قوت جس کو ملتی ہے وہ صاحب اختیار ہو جایا کرتا ہے اللہ کی طرف سے اس کی یہ شان ہوا کرتی ہیکہ سارا کام ارادے کے اعتبار سے ہوتا چلا جاتا ہے خیر آگے بڑھئے اور باتیں سنئے حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیشہ بلند کیا تو جو چادر اوڑھے ہوئے

---

(١) بخاری جلد ثانی کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق ص ٥٨٨

تھے وہ چادر بھی ہاتھوں کے ساتھ اوپر اٹھ گئی۔ یعنی ہاتھ اٹھتے ہی چادر بھی اٹھ گئی جس سے شکم مبارک کھل گیا حضرت جابر دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھوک کیوجہ سے شکم اطہر پر پتھر باندھ رکھا ہے اور حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ منظر دیکھا "فَلَمْ اَصْبِرُ عَلٰی نَفْسِیْ "(۱) مجھے اپنے دل پر قابو نہ رہا یہ دو جہاں کے مالک ہمارے آقاو رسول ہمارے سردار اور وہ بھوکے رہیں اور ہم لوگ بھر پیٹ کھانا کھا کر آئیں کہتے ہیں کہ میں بے قرار ہو گیا اور گھر دوڑا گیا اور جا کر اپنی بیوی سے کہا "هَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَیْئٍ" گھر میں کھانے کی کوئی چیز ہے ؟ ان کی بیوی نے کہا کہ کوئی چیز تو نہیں ہے ہاں گھر کے اندر صرف ایک سیر جو ہے اور بکری کا چھ مہینے کا بچہ ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی کھانا ایسا نہیں ہے کہ جس سے دعوت کا اہتمام کیا جاسکے انہوں نے کہا کہ " رَأَیْتُ بِالنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَافِیْ ذَالِكَ صَبْرٌ"(۲) خدا کی قسم آج میں نے رسول پاک کی بھوک کا وہ عالم دیکھا ہے کہ مجھے اپنے دل کے اوپر قابو نہیں ہے۔ رسول اللہ نے بھوک کیوجہ سے اپنے شکم مبارک پہ پتھر باندھ رکھا ہے میں چاہتا ہوں کہ آج رسول پاک کی ضیافت کر دی جائے۔ آج رسول پاک کو گھر کھانے پر مدعو کیا جائے ان کی بیوی نے کہا کہ اب یہی تو کھانے کا کل سامان ہے جس سے اہتمام ہو سکتا ہے۔ حضرت جابر نے کہا میں بکری کے بچے کو ذبح کرتا ہوں اور تم چکی سے آٹا تیار کرو وہ آٹا تیار کرنے لگیں اور خود حضرت جابر نے بکری کے بچے کو ذبح کیا ذبح کر کے بوٹیاں تیار کیں پھر بیوی کے سامنے گوشت کی بوٹیاں لا کر رکھ دیں۔ اور کہا جلد تر کھانا تیار کرو۔ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) بخاری جلد ثانی کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق ص ۵۸۸ (۲) ایضا

کو میدان جنگ سے بلا کر لاتا ہوں۔

جب حضرت جابر ادھر جانے لگے تو انکی بیوی نے کہا کہ ذرا ٹھہرو! وہاں پر مجمع لگا ہے سارے صحابہ کا مہاجرین و انصار کا تم زور سے دعوت دوگے تو بہت سارے لوگ آجائیں گے۔اور رسول پاک بھی بہت سارے لوگوں کو لے لیں گے ۔ اسلئے ذرا سنبھل کر دعوت دینا "فَقَالَتْ لَا تَفْضَحُوْانِیْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِمَنْ مَّعَـهٗ" (۱) میری فضیحت نہ ہو جائے میری رسوائی نہ ہو جائے کہ جب کھانے کا اہتمام نہ تھا تو دعوت کا اتنا بڑا انتظام کیوں کیا گیا اسلئے انہوں نے کہا ذرا سنبھل کر کے دعوت دینا جابر گئے ایک طرف تو بیوی کا حکم تھا دوسری طرف واقعۃً کھانا بھی کم تھا اس لئے وہ چپکے سے جاکر رسول پاک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! میں نے تھوڑا سا کھانے کا انتظام کیا ہے۔آپ تشریف لائیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو اعلان کر دیا "فَقَـالَ یَـا اَهْلَ الْخَنْـدَقِ اِنَّ جَابِـرًا قَـدْ صَنَـعَ سُـوْرًافَحَیَّ هَـلًا بِكُـمْ" (۲) اے خندق کے صحابہ چلو چلو جابر کے گھر دعوت ہے۔ سبحان اللہ اب جابر کا حال عجیب وغریب ہو گیا۔ سوچنے لگے کہ ایک طرف تو بیوی ناراض ہو گی اور دوسری طرف واقعی کھانا بھی کم ہے اب کیا ہوگا وہ اپنے اندر گھبراہٹ محسوس کرنے لگے۔اور گھبراہٹ میرے آقا کی نظر سے پوشیدہ نہ رہ سکی سبحان اللہ.........وہ نبی جو فرماتے ہیں "اِنِّیْ اَرَاكُـمْ وَرَاءَ ظَهْرِیْ كَمَـا اَرَاكُـمْ اَمَـامِیْ" (۳) میں اپنی پیٹھ کے پیچھے بھی تم کو اسی طرح

(۱) بخاری جلد ثانی کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق ص ۵۸۹ (۲) بخاری جلد ثانی ص ۵۸۹

(۳) بخاری جلد اول ص ۱۰۲

دیکھتا ہوں جیسے سامنے دیکھتا ہوں وہ پیارے نبی جو فرماتے ہیں" اَمَا لَا یَخْفیٰ عَلیَّ رُکُوْعُکُمْ وَ خُشُوْعُکُمْ "(۱) سنو سنو! تمہارے رکوع کا حال میرے اوپر چھپا نہیں ہے اور رکوع تو رکوع ہے دل کا خشوع بھی چھپا نہیں ہے جو نبی دل کی گہرائیوں میں پوشیدہ راز کو دیکھ رہے ہیں۔ کیا وہ جابر کے دل کی گھبراہٹ کو نہیں محسوس کرتے ہونگے یقیناً وہ دیکھ رہے ہیں۔ اسلئے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں............... اے جابر! دوڑ کر گھر جاؤ جب تک میں تمہارے گھر نہ پہونچوں اسوقت تک چولہے پر روٹی نہ ڈالی جائے اور اس وقت تک گوشت کی ہانڈی چولہے سے نہ اتاری جائے۔ تو جب حضرت جابر دوڑے ہوئے گھر گئے رسول پاک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام تو ابھی اپنی جیب میں رکھے ہوئے ہیں اور بیوی سے کہتے ہیں ارے بیوی غضب ہو گیا" لَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بِالْمُھَاجِرِیْنَ وَالاَنْصَارِ "(۲) رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سارے مہاجرین سارے انصار کو لیکر تشریف لا رہے ہیں اب کیا ہو گا ان کی بیوی گرج اٹھیں کہتی ہیں تم نے باآواز بلند دعوت دی تھی؟ تم نے زور سے دعوت دی تھی؟ کہنے لگے ہر گز نہیں میں نے تو بہت آہستہ سے دعوت دی تھی میں نے خفیہ طور پر دعوت دی تھی اور یہ کہہ دیا تھا یا رسول اللہ کھانا بھی تھوڑا سا ہے اور آپ چاہیں تو خود چلیں "وَ مَعَکَ رَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ" (۳) اور آپ کے ساتھ ایک دو آدمی چل سکتے ہیں زیادہ طفیلیوں کی گنجائش نہیں ہے یہ بھی

---

(۱) مسلم جلد اول ص ۱۸۰ (۲) بخاری جلد ثانی کتاب المغازی باب غزوۃ الخندق ص ۵۸۹

(۳) ایضا

میں نے صراحت کردی تھی تو ان کی بیوی کہتی ہیں جب یہ تم نے کہہ دیا تو پھر اتنے آدمی کیسے آرہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں کیا کروں جب میں نے رسول پاک سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک سے دو طفیلیوں تک کی گنجائش ہے تو رسول پاک نے اعلان کر دیا اے خندق کے صحابہ چلو چلو جابر کے گھر دعوت ہے۔ جابر کی بیوی کہتی ہیں کہ جب مالک دارین نے اعلان کیا ہے تب کیا گھبرانے کی بات ہے تم نے رسول اللہ کو دعوت دی ان کو تم کھلانا رسول اللہ نے اپنے صحابہ کو دعوت دی ہے وہ اپنے صحابہ کو کھلائیں گے تم اور ہم کیوں گھبرائیں رسول پاک سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کے بارے میں ذرا ایک مدینے کی عورت کا عقیدہ دیکھو ایک صحابی کی عورت کا عقیدہ دیکھو کہ ان کی نظر میں رسول کس طرح صاحب اختیار ہیں اور ایک دہلی کے وہابی مرد کا عقیدہ ذرا سنو وہ کہتا ہے جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں معاذ اللہ ذرا سوچو تو ایک صحابی کا وہ عقیدہ اور ایک وہابی کا یہ عقیدہ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ یہ برا وہ اچھا مگر یہ کہے بغیر میں نہ رہونگا کہ اپنے اپنے مقدر اور نصیب کی بات ہے کہ کوئی صحابی کے عقیدے پر چلا تو کوئی وہابی کے طریقے پر چلا۔

بہر حال میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذرا اختیارات تو دیکھو کہ ایک طرف قوت بازو وہ ہے کہ سارے صحابہ مل کر جہاں پر چٹان توڑ نہ سکے میرے آقا نے وہ چٹان توڑ دی ہے اور ایک طرف یہ ہے اختیار کہ تھوڑا سا کھانا ہے اور سیر بھر جو ہے نہ جانے اس میں کتنی بھوسی نکلی کتنا بھوسا نکلا اور اس سے روٹی بنی پھر اس کے بعد میرے آقا صلی اللہ

علیہ وسلم نے کتنے صحابہ کو دعوت بھی دیدی آؤ سب کھاؤ؟ حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سارے صحابہ کو لیکر میرے گھر پہونچے اور بیٹھے نہیں بلکہ میرے آقا نے فرمایا جابر دکھاؤ کہاں پر آٹا گوندھا ہوا رکھا ہے۔اور کہاں پر گوشت کی دیگچی ہے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر میں لایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آٹے کے قریب آکر اپنا لعاب دہن نکالا آٹے پر لگادیا فرمایا اے جابر یہ آٹا پھر گوندھ دیا جائے کیوں پھر سے گوندھا جائے؟ اسلئے کہ رسول پاک کے لعاب دہن کی برکت آٹے کے ذرے ذرے میں پہونچ جائے اور پھر میرے آقا نے فرمایا کہ کہاں ہے گوشت کی دیگچی؟ وہاں تشریف لائے لعاب دہن نکالا گوشت کی ڈیگچی میں ڈال دیا اور فرمایا جابر ان دونوں کو چھپا دو اور جب بھی ضرورت پڑے نکالا جائے لیکن جھانک کے اندر نہ دیکھا جائے کہ کتنا رہ گیا اور کتنا خرچ ہوا یہ کچھ بھی نہ دیکھا جائے ضرورت کے مطابق بغیر جھانکے ہوئے نکالا جائے حضرت جابر کہتے ہیں ایسا ہی کیا گیا اور رسول پاک نے یہ بھی فرمادیا جابر روٹی بنانے کیلئے محلے کی عورتوں کو بلالو اس سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اگر چہ وہ آٹا تھوڑا ہی ہے مگر لعاب دہن کی برکت اس حد تک پہونچ چکی ہے کہ وہ آٹا اگر صرف جابر رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی بغیر رسول پاک کے لعاب دہن کے ملے ہوئے پکانا چاہتیں تو چند منٹ میں پکا کے فرصت پا جاتیں مگر اب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا لعاب دہن اس میں مل گیا ہے تو ضرورت کے مطابق اگر چہ میرے آقا نے یہ فرمایا کہ محلے کی عورتوں کو بلالیا جائے مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر سارے مدینے کی عورتیں جٹ کر کے اس آٹے کو ختم کرنا چاہتیں تو لعاب دہن کی برکت کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتی تھی اور صحابہ ہیں کہ

قطار در قطار بیٹھے چلے جا رہے ہیں اور گرما گرم روٹی اور تازہ تازہ بوٹی چلی آ رہی ہے اور کھاتے چلے جا رہے ہیں سارے صحابہ و مہاجرین وانصار کھا کر فارغ ہو گئے جابر فرماتے ہیں " حَتّٰی شَبِعُوْا وَبَقِیَ بَقِیَّۃٌ " ............ یہاں تک کہ سارے کے سارے صحابہ فارغ ہو چکے ہیں اور اسکے بعد محلے بھر میں ہم نے کھانا تقسیم کیا دوسرا دن آیا ہم سب لوگوں نے کھانا کھایا محلے میں کھانا تقسیم کیا گیا تیسرا دن آیا گیا پھر بھی کھانا ہے کہ ختم نہیں ہو رہا ہے ہم لوگوں نے بھی کھایا اور محلے بھر میں تقسیم کیا اب یہاں پر ذرا سوچنے کا مقام ہے وہ یہ ہے کہ جو آٹا ہمارے یہاں ایک دن سے دوسرے دن کی سرحد میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ استعمال کے قابل نہیں رہتا آٹا اسوقت تک کھٹا ہو جاتا ہے اور اسمیں خمیر اس طرح اٹھ جاتی ہے کہ اسکی بو اور اسکی لذت اس کو استعمال کے قابل نہیں رہنے دیتی اور اسی طرح جو کھانا باسی ہو جاتا ہے وہ کھانے کے قابل نہیں ہوتا مگر لعاب دہن کی برکت کیا پہونچ گئی ہے کہ جب کھاؤ تازہ بتازہ نو بہ نو اسکا ذائقہ ملتا ہے اس سے سمجھ میں آیا کہ میرے آقا کو اللہ نے وہ اختیار دیا ہے اور انکے لعاب دہن میں وہ برکتیں ودیعت کر رکھی ہیں کہ اگر اس نیت سے میرے آقا کسی چیز میں شامل کر دیں تو جہاں اس کی تازگی باقی رہے وہیں اصل شئی بعینہ قائم رہے کیا اس سے میرے آقا کا اختیار نمایاں نہیں ہو رہا ہے ؟ یقیناً یہ بات کھل کر سامنے آ رہی ہے کہ میرے آقا صاحب اختیار بھی ہیں صاحب اقتدار بھی ہیں

پھر اسکے بعد حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں تین دن ہو گئے مگر ہم لوگوں کے کھانے کھلانے کا سلسلہ منقطع نہ ہوا تیسرے دن میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اب کتنا باقی رہ گیا ہے ؟ ذرا دیکھ تو لیا جائے

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے چینی بڑھ گئی اور انھوں نے کھول کر کے گوشت کی دیگچی دیکھی لبالب بھری ہوئی اور آٹے کا برتن کھول کر دیکھا تو جتنا تھا اتنا ہی اب تک موجود ہے کہتے ہیں حضرت جابر کہ رات آتے آتے سارا گوشت ختم ہو گیا اور سارا آٹا بھی ختم ہو گیا تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ تین دن سے ہم لوگ کھا رہے تھے اور کھلا رہے تھے ختم ہونے کا نام و نشان نہ تھا، مگر میں نے کل اسکو کھول کر دیکھ لیا تو رات آتے آتے سارا کھانا ختم ہو گیا۔

میرے آقا سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جابر! اگر تم نے اسکو کھول کر نہ دیکھا ہوتا "لَاَکَلْتُمْ مُدَی الدَّھْرِ" تو زندگی بھر تم اسکو کھاتے رہتے۔ سبحان اللہ! جابر نے رسول پاک کے پیٹ کے پتھر کو تو دیکھ کر یہ سوچا ہوگا کہ آج رسول پاک کی دعوت کر کے میں رسول اللہ کو آسودہ کروں گا۔ مگر رسول پاک نے جابر کو یہ سبق دیدیا۔ کہ اے جابر!

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

تم سمجھ رہے تھے کہ ہم رسول پاک کو کھلا لیں گے مگر سنو تم نے ایک مرتبہ ہماری دعوت کی ہے اور ہم نے تمہارے لئے زندگی بھر کے کھانے کا انتظام فرما دیا ہے۔ اس سے میرے آقا سرور کائنات یہ اشارہ کر رہے ہیں کہ جابر تم ہمارے پیٹ کا پتھر دیکھ رہے تھے مگر بازوؤں کی قوت نہیں دیکھی کہ تم سارے آسودہ حال صحابہ نے جب چٹان کو توڑنا چاہا تو عاجز آگئے

پھر جب ہم نے اسکو ایک ہی ضرب میں چکنا چور کر دیا تب بھی تمہاری سمجھ میں نہ آیا کہ بھوکا نبی ہے مگر قوت کی یہ شان ہے اور جب آسودہ ہو گا تو کیا ہو گا مگر میں تمہیں حقیقت یہ بتانا چاہتا ہوں کہ رسول پاک چاہے آسودہ ہوں چاہے بھوکے ہوں طاقت کے اندر کمی نہیں آسکتی ہے۔ اسلئے کہ میرے آقا کی طاقت کا دارو مدار کھانے پر نہیں ہے بلکہ کھانے کی عزت کا مدار میرے آقا کے تناول فرمانے پر ہے حضور اس لئے نہیں کھایا کرتے تھے کہ قوت فراہم ہو۔ اسی لئے میرے آقا ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم "اِنَّمَا يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ" (۱) اے لوگو! تمہیں کھانے پینے سے قوت فراہم ہوتی ہے۔ مگر میرا پروردگار بغیر کھائے پیئے مجھ کو وہ قوت عطا کر دیتا ہے۔ جو لوگوں کو کھانے پینے سے ملا کرتی ہے۔ میرے آقا نہ کھائیں تو میرے آقا کی قوت پر کوئی اثر نہیں پڑا کرتا ہے۔ پیٹ پر پتھر تو میرے آقا نے اپنے صبر و قناعت کو ظاہر کرنے کیلئے باندھا تھا۔ اسی لئے تو اعلی حضرت فرماتے ہیں۔

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

تو میرے رسول رحمۃ العالمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کائنات کو آسودہ فرما رہے ہیں آپ کو کوئی آسودہ نہیں کر رہا ہے بلکہ میرے آقا نے اگر

---

(۱) بخاری جلد اول کتاب الصوم باب الوصال ص ۲۶۳
مسلم جلد اول کتاب الصیام ص ۳۵۲
ترمذی شریف جلد اول ص ۱۶۳۔ باب النہی عن الوصاف

کسی کے گھر دعوت کھائی تو اسکو عزت عطا فرمانے کے لئے کھانے کو عزت عطا فرمانے کے لئے اسکے گھر کو عزت بخشنے کیلئے اور محض اسی لئے میرے آقا رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لوگوں کی دعوتوں کو قبول فرمایا کرتے تھے اسلئے نہیں کہ لوگوں کی دعوتوں کے وہ محتاج تھے دوسری طرف میرے آقا نے اپنا لعاب دہن انکے کھانے میں شامل کر کے اس بات کیطرف نشان دہی کر دی کہ اے جابر سنو سنو! وہ رسول کسی کے کھانے کا کیا محتاج ہو سکتا ہے جو رسول تھوڑے کھانے میں اتنی برکتیں انڈیل سکتا ہے کہ فوج در فوج لوگ کھا رہے ہیں مگر اس کے باوجود بھی وہ کم نہیں ہو رہا ہے اور اس کا ذائقہ بھی نہیں بدل رہا ہے وقت گزرتا جا رہا ہے۔ جابر! تم زندگی بھر اسکو کھاتے اگر تم نے اسکو کھول کے دیکھا نہ ہوتا اس سے میرے آقا یہ اشارہ کر رہے ہیں کہ جابر! تم اپنی زندگی کے کسی بھی حصے میں کھاتے ہمیشہ تازہ ہی پاتے کبھی محسوس بھی نہ ہوتا کہ گوشت باسی ہے یا روٹی باسی ہے۔ اور یہ میرے آقا اشارہ فرما رہے ہیں کہ جابر ہماری عطاؤں کی یہ شان ہے کہ جب ہم اپنے خزینہ غیب سے تقسیم کرنے پر آتے ہیں تو لوگوں کو نظر نہیں آتا ہے اور ہم دیتے چلے جاتے ہیں اسی لئے ہم نے تم کو تنبیہ کر دی تھی کہ کھول کر نہ دیکھنا کیونکہ غیب اس لئے نہیں ہوتا ہے کہ اسکا معائنہ کیا جائے اور تم اس کے معائنے میں لگ گئے اس لئے غیب تم سے او جھل ہو گیا، غیب تم سے غائب ہو گیا.................. بہر حال! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالی نے میرے آقا رسول اکرم سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو وہ اختیارات عطا فرمائے ہیں کہ تھوڑے کو بھی بہت زیادہ کر دیا کرتے ہیں اسی لئے تو اعلی

حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کردیا

موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام

آیئے اس موقع پر ایک اور حدیث آپ حضرات کو سناؤں بخاری شریف(۱) کتاب الرقاق باب عیش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصحابہ میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کئی روز ہوگئے مجھے کھانے کیلئے کوئی چیز نہ مل سکی میرا حال خراب ہونے لگا آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا اب میں یہ بھی تو نہیں کرسکتا تھا کہ کسی سے بھیک مانگوں اسلئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھیک مانگنے سے، ہم لوگوں کو منع کردیا تھا آخر کار ایک حیلہ میری نظر میں آیا کہ چلو راستے کی نکڑ پر کھڑے ہوجائیں گے اور وہاں سے کوئی گذرتا ہوا جب میرے اداس چہرے پر نظر ڈالے گا میری مرجھائی شکل کو دیکھے گا تو مجھ سے حال پوچھے گا اور میں کہدوں گا کہ کئی روز سے کھانے کو نہیں ملا ہے وہ خود بخود میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے جائیگا اور کھانے کو دے گا بھیک بھی مانگنی نہ پڑے گی اور اپنی ضرورت بھی پوری ہوجائیگی کہتے ہیں کہ میں چلا اور راستے کے نکڑ پر کھڑا ہوگیا سب سے پہلے جو صاحب میری نظر کے سامنے سے گزرے وہ حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آگے بڑھ کر سلام کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ انھوں نے نظر جھکائے جھکائے وعلیکم السلام کہا میں نے آگے بڑھ کر کے پوچھا کہ حضور! یہ آیت کس طرح ہے؟ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ وہ آیت مجھے یاد تھی مگر میرا مقصد یہ تھا کہ شاید جواب دیتے وقت میرے اداس

(۱) بخاری جلد ثانی کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ ص ۹۵۵

چہرے پر نظر ڈالیں اور میری پریشانی کو محسوس کریں اس طرح میرے کھانے کا انتظام بھی ہو جائے گا اور بھیک مانگنے سے بچ جاؤں گا مگر انہوں نے مراقبہ کے انداز میں نظر جھکائے رکھی۔

اور نگاہ نیچے کئے ہوئے آیت بتا کر آگے بڑھ گئے۔ مجھے دھکا لگا یا اللہ! میں جو مقصد لیکر یہاں راستہ پر حاضر ہوا تھا وہ مقصد بھی پورا نہیں ہوا اتنے میں دیکھتا ہوں کہ حضرت عمر فاروق تشریف لا رہے ہیں میں نے آگے بڑھ کر کہا السلام علیکم انہوں نے بھی نظر جھکائے جھکائے وعلیکم السلام کہا میں نے سوچا کہ ان سے بھی وہ آیت کیوں نہ پوچھ لوں تاکہ وہ میرا چہرہ دیکھیں لیں جب ان سے وہ آیت پوچھی تو انہوں نے بھی نظر جھکائے جھکائے جواب دیا اور آگے بڑھ گئے اب تو مجھے اور زیادہ دھچکا لگا کہ میرا مقصد یہاں بھی پورا نہیں ہوا مگر اتنے میں دیکھتا کیا ہوں کہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین انیس المشتاقین تشریف لا رہے ہیں رسول اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر میری باچھیں کھل گئیں میں نے عرض کی السلام علیکم یا رسول اللہ رسول پاک نظر اٹھا کر فرماتے ہیں وعلیکم السلام اے ابو ہریرہ یہ تمہارا چہرہ مرجھایا ہوا کیوں نظر آرہا ہے؟ سبحان اللہ جس ادا سے ابو ہریرہ نے مدعیٰ پیش کیا اسی ادا سے ہاتھ پکڑا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دولت کدہ پر تشریف لائے حضرت عائشہ ام المومنین کے گھر میں تشریف لے گئے فرماتے ہیں کہ اے عائشہ کھانے کا کوئی سامان ہے؟ حضرت عائشہ نے کہا مہینے، دو مہینے سے تو چولہا نہیں جلا ہے کھانے کا سامان کیا ہو گا یا رسول اللہ ہاں ابھی ابھی ایک انصاری نے دودھ کا پیالہ بھیجا ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چلو وہی بہت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس وہ دودھ کا پیالہ

لے کر آئے اور اس کو لئے ہوئے جوں ہی اندرون خانہ سے باہر آئے حضرت ابو ہریرہ کی باچھیں کھل گئیں مگر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنے اصحاب صفہ ہیں بلوالو ان کی ضیافت ہو جائے انہوں نے کہا کہ میری طبیعت پریشان ہو گئی کہ کیا ہو گا؟ نہ جانے کتنے لوگ وہاں موجود ہوں اور کیسے ہمارا کام ہو گا کس طرح سے ہماری ضرورت پوری ہو گی؟ فرماتے ہیں مگر میں کیا کرتا رسول پاک نے حکم دیا تھا اس لئے سارے اصحاب صفہ کو بلا کر لے آیا اور جب بلا کر لایا تو میں سوچ رہا تھا کہ کہیں پلانے کی ذمہ داری مجھے نہ دیدیں کیونکہ حضور نے فرمایا ہے "سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا"(۱) جو ضیافت کا بوجھ اپنے کاندھے پر لے گا اس کا نمبر سب سے اخیر میں لگے گا اس لئے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں سے چھپتا تھا مگر رسول اللہ نے آواز دی ابو ہریرہ آگے آؤ میں آگے آیا رسول اللہ نے فرمایا سب کو ایک لائن میں بٹھا دو پھر تم پلانا شروع کرو میں نے پلانا شروع کر دیا پھر یکے بعد دیگرے ستر صحابہ دودھ پی چکے اور پھر اس کے بعد جب میں دیکھتا ہوں کہ پیالہ ویسے ہی دودھ سے لبالب بھرا ہوا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ پیالہ بڑھاؤں کہ خود پیوں، ایمان کہتا ہے کہ رسول پاک کو پیش کروں بھوک کہتی ہے پہلے خود پیو بھوک اور ایمان کی جنگ میں ایمان غالب آگیا میں نے رسول اللہ کو وہ پیالہ پیش کر دیا رسول پاک نے مسکرا کر پیالہ میری طرف بڑھا دیا "فقال اشرب فشربت" (۲) اے ابو ہریرہ تم پہلے پیو میں نے پی لیا پھر رسول پاک کی طرف بڑھایا فرمایا اور پیو ابو ہریرہ اس لئے کہ تم بہت دیر سے انتظار کر رہے ہو کئی روز کے بھوکے ہو رسول پاک

(۱) ترمذی جلد ثانی ص ۱۱ (۲) بخاری جلد ثانی کتاب الرقاق ص ۹۵۵

صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر پھر پینا شروع کیا پھر بڑھایا پھر حضور نے فرمایا اور پیو پھر میں نے پیا اور بڑھایا پھر فرمایا اور پیو اب کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ میرے ہاتھ سے نہیں لیا میں نے کہا یارسول اللہ اب تو اتنا پی لیا ہے کہ ایک قطرے کی گنجائش نہیں ہے اب اس کے بعد رسول پاک نے بھی نوش فرمایا اعلی حضرت اس حدیث کا ترجمہ ایک شعر میں اس طرح کرتے ہیں۔

کیوں جناب بوہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

آج بات کھل کر سامنے آگئی کہ صحیح حدیثوں میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات کا وہ امنڈ تا ہوا سمندر ہے کہ جس کو کوئی سمیٹنا چاہے تو سمیٹنا دوبھر ہو جائے۔

بہر حال میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری کائنات کا اختیار کلی دے کر اللہ تبارک وتعالی نے اس لئے بھیجا تھا کہ اگر ہماری قدرت اور ہمارے اختیارات کو کوئی سمجھنا چاہتا ہے تو میرے محبوب کے اختیارات کو دیکھے۔ان کے تصرفات کو دیکھے تو میری قدرت خود بخود سمجھ میں آجائے گی۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہادیئے ہیں دُربے بہا دیئے ہیں

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

☆☆☆

جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنّت ہبہ کر دیں
نبی مختارِ کُل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں
حضُور تاج الشریعہ دامت برکاتہم العالیہ